مولانا محمد طفیل قاسمی
مدیرسہ ماہی المظاہر کوہاٹ

ڈاکٹر شیر علی شاہ رحمہ اللہ کی رحلت: کرنے کے چند کام

حضرت ڈاکٹر شیر علی شاہؒ بھی دارالبقا سدھار گئے، اس ذوق ومزاج کے اکابر اب گنتی ہی کے رہ گئے ہیں جنہیں دیکھ کر دیو بند کے قرنِ اول کے بزرگوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی، آپ بیک وقت ایک مثالی مدرس، باکمال محدث، نکتہ رس محقق اور دبنگ مجاہد کے اوصاف سے متصف تھے، آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر لکھا جا رہا ہے، اللہ کرے یہ سلسلہ دراز تر ہو، تاہم ہمارے حلقوں میں بزرگوں کے نجی و ذاتی زندگی اور کشف وکرامات پر زیادہ ترکیز ہوتی ہے اور ان کی زندگی کے ہمہ گیر سماجی وعلمی اثرات کی افادیت وآفاقیت کو بھرپور طریقے سے نہیں کھولا جاتا۔ ڈاکٹر صاحبؒ کے حوالے سے آپ کے متعلقین و پسماندگان کے سامنے چند گزارشات پیش کرنے کی جسارت کی جاتی ہے، امید ہے ان سے اعتنا برتا جائے گا۔

حضرتؒ کے دروسِ تفسیر وحدیث سننے والے بخوبی جانتے ہیں کہ ان میں متعلقہ موضوع کے ضمن میں اکثر اوقات باریک علمی نکات، تفسیری، حدیثی وفقہی اصول، تاریخی وادبی شذرات اور عربی، فارسی، پشتو واردو کے علمی لطائف سامنے آتے تھے۔ ان دروس کی ترتیب وتدوین کے ساتھ ساتھ اس منتشر علمی ذخیرے کو مستقل موضوعاتی ترتیب سے جمع کرنا بھی اہم اور ایم فل یا پی ایچ ڈی مقالے کی سطح کا دلچسپ کام ہوگا، جو خدمت کا متقاضی ہے۔

حضرتؒ کے عوامی خطبات جس بہتری داعیانہ اسلوب اور اصلاح عام کے جذبہ سے معمور ہوتے تھے وہ بھی کسی سے مخفی نہیں، ان خطبات کے جمع وترتیب اور تخریج وتدوین کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ بندہ کو حضرتؒ کے ختم بخاری کی تقریر سننے کا موقع ملا ہے، اس قسم کے علمی محاضرات کو تلاش کر کے لکھنا اور علیحدہ سے مرتب کر کے تخریج وتحقیق کے ساتھ پیش کرنا علمی حلقوں پر احسان ہوگا۔

مختلف کتب پر حضرت کی تقاریظ، مقدمات اور مکاتیب حضرت کی اصاغر نوازی، شفقت، حوصلہ افزائی اور بصیرت وحکمت کے شاہکار نمونے ہیں۔ ان سے متعلق مختلف اخبارات ورسائل میں اشتہارات چھپوا کر ان کی نقول حاصل کر کے ترتیب وحواشی کے ساتھ سامنے لانا بھی نئی نسل کی بہترین علمی وادبی نشوونما کے لئے کارگر ہوگا۔ ان میں حضرت کی نجی ڈائریاں بھی شامل ہوں تو ایک عہد کی تاریخ مرتب ہو جائے گی۔

حضرتؒ کا امتیازی وصف ''کلمہ حق'' کے اظہار میں کسی عارضی مصلحت، خوف و مداہنت اور لومۃ لائم سے

بے پرواہی تھے، حالات جتنے بھی سخت ہوئے، آپ کی محبت جہاد اور طاغوتی قوتوں کے خلاف حق کی نصرت میں ذرہ برابر کمی واقع نہیں ہوتی۔نسل نو میں عارضی مفادات، مصالح اور خود ساختہ رواداری نے خوف، مداہنت وتساہل کے جن جراثیم کو پنپنے کا موقع دیا ہے، ایسے اکابر کی زندگی کا یہ تابناک پہلو ان کی رہنمائی کا سامان مہیا کرسکتا ہے۔اکابر کی تحریکی کاوشوں کا یہ منہج اگر اپنی حقیقی ساخت و سانچے کے ساتھ منظر عام پر آئے، تو حکمت و بصیرت کے نئے دروا ہوں گے۔ جہاد، اعتدال اور حکمت کا حقیقی مفہوم ومقام سمجھ آئے گا اور قربانی کے نام پر اپنا سر پھوڑنے اور حکمت کے نام پر اپنی خودی بیچنے کے دونوں رویوں سے نسل نو کو بچانے کا سامان مہیا ہوگا۔

حضرتؒ کی زندگی محض مدرسے کی چار دیواری یا درسگاہ تک محدود نہ تھی، بلکہ اس کے معاشرے اور سماج پر گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں، آپ کی تواضع، للّٰہیت، سادگی، جفاکشی اور خدا خوفی سے مخلوق خدا کو ایک طویل عرصے تک حق وصداقت کا نور ملتا رہا ہے، سینکڑوں لوگوں کے عقائد واعمال کی اصلاح ہوئی ہے، اہل دانش کی فکر ونظر کو جلا ملی ہے اور بہت سوں کے دنیاوی و دینی ترقی کے راستے کھلے ہیں۔ایسی شخصیت کے سماجی تعلقات، ان میں تنوع اور ان کے ہمہ گیر اثرات ایک مبسوط مقالے کا موضوع ہے جو مستقل توجہ کا طالب اور حضرت کے منتسبین پر قرض ہے۔

ہمارے نوجوان فضلاء معاشرے سے اپنے مقام و احترام کے جو عاجلانہ توقعات وابستہ کر کے میدان میں قدم رکھتے ہیں اور پھر متوقع نتائج سے شدید مایوسی پر ان کی خدمات کا دائرہ جس تنگی کا شکار ہوکر اپنی ذات میں بند ہو جاتی ہے اور وہ اپنے رویوں سے اپنے اور سماج کے درمیان جس نہ پاٹ سکنے والے دریا کو جنم دے دیتے ہیں، یقیناً حضرت کی زندگی کا سماجی پہلو اور مجاہدات ان کے لیے سرمۂ بصیرت اور سماج میں مؤثر کردار ادا کرنے کے حوالے سے رہنمائی کا ذریعہ بنیں گے۔

اگر وسائل اجازت دیں تو حضرت کے افادات، ملفوظات اور خطبات کو بروشرز اور سی ڈیز کی صورت میں تعلیم یافتہ طبقے تک پہنچانے کا انتظام بھی کیا جائے کہ یہ بہترین صدقہ جاریہ ہے۔

اسباب کی دنیا میں یہ کام کسی فرد واحد کے بس کا نہیں، اکیڈمی کا محتاج ہے اللہ کرے کہ حضرت کے پسماندگان اور تلامذہ میں سے کوئی اس کا بیڑا اٹھالے۔اللہ تعالیٰ حضرت کی کامل مغفرت فرما کر ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے افادات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق دے۔(آمین)